

بسم الله الرحمن الرحيم

آپ اپنی عمر میں اضافہ کیسے کر سکتے ہیں؟

ابو معاویہ شارب بن شاکر السلفی

بہار پٹی۔ مدھوبنی۔ بہار

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسولہ الكريم، (مابعد:

برادران اسلام !

دنیا کا ہر انسان لمبی زندگی گزارنا چاہتا ہے اور ہر انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس دنیا میں لمبی عمر پائے اور یہی وجہ ہے کہ ہر انسان موت سے نفرت کرتا ہے حالانکہ موت مومن کے لئے دنیا کی فتنوں سے کئی گنا بہتر ہے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے: **”اِنَّتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقْلُ لِلْحِسَابِ“** کہ ہر انسان دو چیزوں سے نفرت کرتا ہے نمبر ایک موت سے حالانکہ موت ایک مومن کے لئے فتنے سے بہتر ہوتی ہے اور دوسری چیز جس سے ہر انسان نفرت کرتا ہے وہ مال کی قلت ہے حالانکہ مال کی قلت کم حساب دینے کا سبب ہے۔ (احمد: 23625، الصحيحة للآلبانی: 813) جیسا حبیب کائنات ﷺ نے کہا ہے آج ہماری حالت بالکل ویسی ہی ہے، دنیا کی محبت ہمارے دلوں میں اتنی رچ اور بس گئی ہے کہ ہم موت کے نام سے ہی ڈر جاتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کبھی مرنا ہی نہیں ہے، ہم میں سے ہر انسان کی یہ خواہش اور یہ تمنا ہے کہ اسے لمبی حیات ملے اور اس کی عمر 100 سال سے کم نہ ہو مگر آپ یہ بات یاد رکھ لیں کہ اگر کسی کو لمبی عمر مل جائے تو یہ خوش نصیبی اور خوش بختی کی بات نہیں ہے بلکہ خوش نصیبی اور خوش بختی کی بات تو یہ ہے کہ انسان کو لمبی عمر ملے اور وہ نیکیوں کو خوب خوب انجام دے جیسا کہ ابو بکرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور سوال کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ **”أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ“** لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ **”مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ“** جس کی عمر لمبی ہو اور وہ انسان نیک اعمال بھی بجالاتا ہو، پھر اس نے سوال کیا کہ اے اللہ کے نبی اکرم و مکرم ﷺ آپ یہ بھی بتادیں کہ **”فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ“** لوگوں میں

سب سے برا کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”مَنْ طَالَ عُمرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ“ جس کی عمر تو لمبی ہو مگر وہ برے اعمال کرتا ہو۔ (احمد: 20443، ترمذی: 2330، صحیحہ الالبانی)

میرے دوستو! اللہ رب العزت نے جو ہم کو اور آپ کو عمر عطا کی ہے اس عمر کے بارے میں امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ ہر انسان کی عمر کی دو قسمیں ہیں ایک عمر مطلق یعنی کہ انسان کی وہ عمر جو کبھی بھی تبدیل نہیں ہو سکتی ہے اور وہ اللہ کے علم میں ہے اور دوسری قسم ہے عمر مقید یعنی کہ انسان کی وہ عمر جو اس کتاب میں لکھی ہوئی ہے جو سماء دنیا پر موجود ہے اور جس کے مطابق فرشتے اللہ کے حکم و اجازت سے دنیاوی امور کو انجام دیتے ہیں، اب عمر کے گھٹنے اور بڑھنے کو ایک مثال کے ذریعے سمجھئے کہ اللہ نے کسی کی عمر پچاس سال لکھ دی ہے اب جو کتاب سماء دنیا پر موجود ہے اس کے اندر یہ بات بھی لکھی ہوتی ہے کہ اگر اس نے نیکیوں کو انجام دیا تو اس کی عمر پچاس سال نہیں بلکہ ساٹھ اور ستر سال ہے اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے رب العزت نے فرمایا کہ ”يَمَحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ“ اللہ جو چاہے مٹا دے اور جو چاہے ثابت رکھے، لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔ (الرعد: 39) اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے سیدنا علیؑ نے کہا کہ اللہ کے پاس دو کتابیں ہیں ایک ام الکتاب جس کے اندر کوئی رد و بدل نہیں کیا جاتا ہے اور دوسری کتاب وہ ہے جو سماء دنیا پر موجود ہے اور اس کے اندر رب العزت جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے، کسی کے عمر میں اضافہ کر دیتا ہے تو کسی کے عمر کو گھٹا دیتا ہے، کسی کی سعادت کو بد بختی سے اور کسی کی بد بختی کو سعادت سے تبدیل کر دیتا ہے۔ (کیف تطیل عمرک: ص 4) اور یہی وجہ ہے کہ سیدنا ابن مسعودؓ اور سیدنا ابو اؤلؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ ”اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا اَشْقِيَاءَ فَاَمَحْ وَاَكْثِبْنَا سَعْدَاءَ وَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا سَعْدَاءَ فَاثْبِتْنَا فَاِنَّكَ تَمَحُو مَا تَشَاءُ وَتُثَبِّتُ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتَابِ“ اے اللہ اگر تو نے میرے نصیب میں بد بختی لکھ دی ہے تو تو اسے مٹا کر اس کی جگہ سعادت و نیک بختی لکھ دے اور اگر تو نے میرے نصیب میں سعادت و نیک بختی لکھ رکھی ہے تو تو اسے ہمیشہ قائم و دائم رکھ، اے اللہ! تیرے پاس ہی تو ام الکتاب ہے تو جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے، اسی طرح سے ابو عثمان النہدی سیدنا عمر بن خطابؓ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ دوران طواف روتے ہوئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي فِي اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاثْبِتْنِي فِيهَا وَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي فِي اَهْلِ الشَّقَاوَةِ وَالذَّنْبِ فَاَمَحْنِي وَاَثْبِتْنِي فِي اَهْلِ السَّعَادَةِ وَالْمَغْفِرَةِ فَاِنَّكَ تَمَحُو مَا تَشَاءُ وَتُثَبِّتُ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتَابِ“ اے اللہ اگر تو نے میری تقدیر و نصیب میں سعادت مند و نیک بختی لکھ رکھی ہے تو تو اسے قائم و دائم رکھ اور اگر تو نے میری تقدیر و نصیب میں بد بختی و گناہ کو لکھ دیا ہے تو تو اسے مٹا کر اس کی جگہ پر نیک بختی اور مغفرت کو لکھ دے، بے شک کہ تیرے پاس ہی تو لوح محفوظ ہے تو جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے اس کو باقی رکھتا ہے۔ (تفسیر قرطبی: 330/9، واحسن البیان، ص: 692) ان تمام تفصیلات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس بات میں کوئی

شک ہی نہیں ہے کہ ایک انسان کی عمر میں کمی و بیشی کی جاتی ہے چنانچہ اہل علم نے ان تمام نصوص قرآنی اور احادیث نبوی ﷺ جن میں عمروں کے اضافہ کئے جانے کا ذکر ہے ان سب کا معنی و مفہوم تین طرح سے بیان کیا ہے:

(1) عمر میں زیادتی اس سے مراد یہ ہے کہ حقیقی معنوں میں ایک انسان کی عمر میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

(2) عمر میں زیادتی اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ ایک انسان کی عمر میں برکت رکھ دیتا ہے اور یہ برکت اس طرح سے ہوتی ہے کہ اسے ان تمام عبادتوں اور نیکیوں کو انجام دینے کی توفیق مل جاتی ہے جس سے آخرت کے دن اسے فائدہ پہنچے اور اللہ ایسے انسان کے وقتوں کو ضائع و برباد ہونے سے بھی بچا لیتا ہے۔

(3) عمر میں زیادتی اس سے مراد یہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی ایک انسان کا نام باقی رہتا ہے وہ اس طرح سے کہ کئی دہائیوں تک لوگ اس کی اچھائیوں، اخلاق و کردار اور علم و فضل وغیرہ کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! اب آئیے ہم آپ کے سامنے میں احادیث صحیحہ کی روشنی میں ان باتوں کو بیان کرتے ہیں جن پر عمل کرنے سے ایک انسان کی عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے:

(1) ایمان:

(2) تقویٰ:

(3) اعمالِ صالحہ:

اپنے اندر ایمان و تقویٰ کی صفت پیدا کرنا اور دل میں ہر آن و ہر لمحہ اللہ کا ڈر و خوف رکھنا اور مسلسل نیکیوں کو انجام دینا یہ تین ایسے اعمال ہیں جس کی وجہ سے ایک انسان کے عمروں میں اضافہ ہو جاتا ہے جیسا کہ سورہ نوح کے اندر رب العزت نے حضرت نوح علیہ السلام کی ان نصیحتوں کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے اپنی قوم سے کیا تھا کہ ”يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ، أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُوا، يَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى“ اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میرا کہنا مانو (اور اگر تم میری اطاعت کرو گے) تو وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دے گا۔ (نوح: 2-4) قرآن کی اس آیت سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ وللہیت ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے ایک انسان کی موت کو بھی مؤخر کر کے اس کی عمر میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اسی بات کو حبیب کائنات ﷺ نے کچھ یوں بیان کیا کہ ”مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبَسِّطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَجَلِهِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَصِلْ رَحْمَتَهُ“ جس انسان کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے اور اس کے عمر کو بڑھا دیا جائے تو وہ انسان اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اور صلہ رحمی کرے۔ (رواہ صحیح ابن حبان عن انس: 440، وصحیح الالبانی) اسی طرح سے ایک دوسری روایت کے اندر ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ

وَيُوسَعْ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُدْفَعْ عَنْهُ مِثْنَةُ السُّوءِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَصِلْ رَحْمَهُ یعنی کہ جو انسان اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر لمبی کر دی جائے اور اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے اور اسے بری موت سے بچالیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔ (رواہ احمد عن علی: 1212 واسنادہ صحیح)

میرے دوستو! تمام عبادتوں کی روح تقویٰ ہے یہی وجہ ہے کہ حبیب کائنات ﷺ نے ہر چیز کی اصل تقویٰ کو قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ **”أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ“** اے لوگو! میں تمہیں تقویٰ کو اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ تقویٰ ہی ہر چیز کی اصل ہے۔ (احمد: 11774، الصحیحہ: 555) اور تقویٰ کہتے ہی ہیں کہ ہر طرح کی برائیوں سے اپنے آپ کو بچا کر اللہ کی عبادت و بندگی کرنا پس نیکیوں کو انجام دینے کا نام ہی تقویٰ ہے، ویسے نیکیوں سے عمروں میں اضافہ کیا جاتا ہے اس بات کا صراحتاً ذکر کرتے ہوئے محبوب خدا ﷺ نے فرمایا **”لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرْذُ الْقَدَرُ إِلَّا الدُّعَاءُ“** کہ نیکیوں سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور دعا سے تقدیر بھی پلٹ جاتی ہے۔ (رواہ ابن ماجہ عن ثوبان: 90، الصحیحہ: 154)

(4) والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا:

(5) صلہ رحمی کرنا:

جن عملوں کی وجہ سے ایک انسان کے عمروں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اس میں سے چوتھی چیز ہے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، ان کے حقوق کو ادا کرنا اور ان کی خدمت کرنا ہے اور پانچویں چیز اپنے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا ہے جیسا کہ سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آقائے کریم ﷺ نے فرمایا **”مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ وَأَنْ يُزَادَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَبِرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحْمَهُ“** جس انسان کی یہ خواہش ہو کہ اس کی عمر کو دراز کر دیا جائے اور اس کے رزق میں کشادگی کر دی جائے تو وہ انسان اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کر اور اپنے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ (احمد: 13401) ایک دوسری روایت کے اندر ہے سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا **”مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبَسِّطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحْمَهُ“** کہ جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو یا لمبی عمر پانا چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری: 2067، مسلم: 2557)

ذرا غور سے فرمانِ مصطفیٰ ﷺ کو پڑھئے اور سنئے اور پھر اپنے سماج و معاشرے کا جائزہ لیجئے کہ لوگ کتنے بڑے بیوقوف اور نادان ہیں کہ لمبی عمر پانے کے لئے کیسے کیسے حرکات و سکنات کرتے ہیں اور کیسی کیسی چیزیں کھاتے ہیں، کوئی جم کرتا ہے تو کوئی یوگا کرتا ہے تو کوئی طرح طرح کے پھل و سبزیاں کھاتا ہے مگر وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور اپنے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے تیار نہیں ہیں، کتنے ایسے لوگ ہیں جو مہینوں اور سالوں سال سے اپنے رشتے داروں اور اپنے والدین سے قطع تعلقی کئے ہوئے ہیں اور کتنے ایسے لوگ ہیں جو اپنے والدین سے زیادہ اپنے ساس اور سر کی ہی خدمت کرتے ہیں اور کہتے بھی ہیں کہ میرے ساس و سر

میرے ماں باپ ہی نہیں بلکہ میرے ماں باپ سے بڑھ کر ہیں۔ العیاذ باللہ۔ ایسے تمام لوگوں کو اللہ سے ڈرنی چاہئے اور اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے کہ اللہ ان سے ساس اور سر کے بارے میں نہیں پوچھے گا مگر والدین کے بارے میں تو ضرور سوال کرے گا، اسی طرح سے بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو اپنے رشتے داروں سے سالوں سال سے قطع تعلقی اختیار کئے ہوئے ہیں، سماج و معاشرے کے اندر کتنے ایسے لوگ ہیں جو غیروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہیں مگر اپنوں کے ساتھ تلخ لہجہ اور سخت رویہ اختیار کرتے ہیں، اسی طرح سے سماج و معاشرے کے اندر کتنے ایسے لوگ ہیں جو غیروں کی مدد کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں مگر اپنے رشتے داروں کو ایک پھوٹی کوڑی بھی دینا پسند نہیں کرتے ایسے تمام لوگوں کو اللہ سے ڈرنی چاہئے اور اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے کہیں ایسا نہ ہوں کہ ماں باپ کے ساتھ کی گئی بدسلوکی اور رشتے داروں کے ساتھ قطع تعلقی انہیں ہلاک و برباد کر دے۔

میرے دوستو! یہ بات بھی یاد رکھ لیں کہ جہاں ایک طرف والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے اور رزق میں کشادگی ہو جاتی ہے وہیں پر دوسری طرف والدین کو رولانے اور رشتے داروں سے قطع تعلقی اختیار کرنے سے دنیا میں ہی سزا دی جاتی ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے ”كُلُّ ذُنُوبٍ يُؤَخِّرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا الْبَغْيَ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ“ کہ تمام گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ جس کی چاہے سزا مؤخر کر دے سوائے ظلم و سرکشی اور والدین کی نافرمانی یا قطع رحمی کے چنانچہ ان گناہوں کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے پہلے دنیا میں ہی بہت جلد سزا دیتا ہے۔ (صحیح الادب المفرد للالبانی: 591) اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”إِنَّنِي يُعَجِّلُهُمَا اللَّهُ الْبَغْيَ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ“ ظلم اور والدین کی نافرمانی یہ دو ایسے گناہ ہیں جن کی سزا دنیا ہی میں جلد دی جاتی ہے۔ (الصحيحة للالبانی: 1120) اسی لئے میرے دوستو! اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کر واور رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور بس یہ حدیث یاد رکھو کہ ”الرَّحِمُ مَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ“ رشتے داری ایک ایسی چیز ہے کہ جو اسے ملائے گا اللہ اس کو ملائے گا اور جو رشتے داری کو توڑے گا اللہ اس کو توڑ دے گا۔ (ترمذی: 1924، مسند احمد: 24336، اسنادہ صحیح)

(6) حسن اخلاق:

(7) پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا:

جن عملوں کی وجہ سے ایک انسان کے عمر میں اضافہ کر دیا جاتا ہے ان میں سے چھٹی چیز اخلاقِ حسنہ یعنی کہ اچھے اخلاق و کردار کو اپنانا ہے اور ساتویں چیز اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا ہے، افسوس صد افسوس مذہب اسلام میں جتنا ان دونوں چیزوں پر زور دیا گیا ہے آج اتنے ہی ہم مسلمان ان دونوں چیزوں سے دور ہو چکے ہیں اور آج یہ دونوں چیزیں ہمارے پاس نہیں ہیں نہ ہم اچھے

اخلاق و کردار کے مالک ہیں اور نہ ہی ہمارا پڑوسی ہماری شرارتوں سے بچا ہوا ہے جب کہ یہ دونوں چیزیں اسلام کی شان اور مسلمانوں کی پہچان ہے، دین و دنیا میں عزت و بلندی عطا کرنے والی چیز ہے جیسا کہ امان عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حبیب کائنات و محبوب خدا ﷺ نے کہا کہ جس شخص کو بھی نرمی عطا کی گئی اسے دنیا و آخرت کی ساری بھلائیاں عطا کی گئی اور ”وَصَلَّةُ الرَّحْمِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجَوَارِ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ“ صلہ رحمی، اچھا اخلاق اور پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا یہ ایسی چیزیں ہیں جو علاقوں کو آباد کرتی ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتی ہیں۔ (احمد: 25259، الصحيحۃ للألبانی: 519)

میرے دوستو! اس حدیث میں عمر میں اضافہ کرنے والی تین باتوں کا ذکر ہے پہلی بات تو صلہ رحمی ہے جس کے بارے میں آپ نے سن لیا ہے دوسری بات حسن اخلاق ہے:

برادران اسلام! اخلاق حسنہ ہی وہ چیز ہے جس کی تکمیل کے لئے رحمت دو عالم ﷺ کو مبعوث کیا گیا۔ (الصحيحۃ: 45) اخلاق حسنہ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو اپنا کر ایک انسان مسلسل روزہ رکھنے والے اور مسلسل تہجد کی نماز پڑھنے والے انسان کے درجات و مقام کو حاصل کر سکتا ہے، (الصحيحۃ: 522) اخلاق حسنہ ہی وہ چیز ہے جس کو اپنا کر ایک انسان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب بن سکتا ہے۔ (الصحيحۃ: 791) اخلاق حسنہ ہی وہ چیز ہے جو ایک انسان کو بروز قیامت نبی کی صحبت و معیت دلا سکتی ہے۔ (الصحيحۃ: 751) اخلاق حسنہ ہی وہ چیز ہے جس کو اپنا کر ہی ایک مسلمان کامل مومن بن سکتا ہے (الصحيحۃ: 159) اخلاق حسنہ وہ چیز ہے جس کی وجہ سے سب سے زیادہ لوگ جنت کے اندر جائیں گے (ابن ماجہ: 4246، اسنادہ: صحیح) اخلاق حسنہ ہی وہ چیز ہے جس کو اپنا کر ایک انسان جنت کے اعلیٰ حصے میں ایک محل کا بھی حقدار بن سکتا ہے۔ (ابوداؤد: 4800 اسنادہ: حسن) اخلاق حسنہ ہی وہ چیز ہے جو میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہوگا (ابوداؤد: 4799 اسنادہ: صحیح) اخلاق حسنہ کیا چیز ہے آئیے اس بارے میں ایک اثر کو سنتے ہیں سیدہ ام درداءؓ بیان کرتی ہیں کہ ان کے شوہر ابوداردؓ رات میں تہجد کی نماز پڑھتے اور روتے ہوئے بار بار صبح ہونے تک یہی دعا کرتے رہتے کہ ”اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْتَ خَلْقِيْ فَآخِصْنِ خُلُقِيْ“ اے اللہ تو نے مجھے بہت خوبصورت شکل و صورت عطا کی ہے پس تو میرے اخلاق و کردار کو بھی اچھا کر دے۔ (یہ دعا صحیح سند سے آپ ﷺ سے بھی ثابت ہے، احمد: 3823) تو ام درداءؓ نے پوچھا کہ اے میرے شوہر آپ پوری رات اخلاق حسنہ کی دعا ہی کیوں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اے ام درداءؓ بے شک کہ ایک مسلمان جب اچھے اخلاق والا ہو جاتا ہے تو یہ حسن اخلاق اس کو جنت میں داخل کر دے گی اور جب ایک انسان برے اخلاق والا ہو جاتا ہے تو یہ برے اخلاق و کردار اس کو جہنم میں داخل کر دے گی۔ (الزهد للاحمد بن حنبل ص: 140 بحوالہ کیف تطیل عمرک ص: 100) الغرض اچھا و عمدہ اخلاق ایک ایسی چیز ہے جو ایک انسان کو دنیا و آخرت میں کامیابی دلاتی ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن و حدیث میں بار بار اخلاق حسنہ کو اپنانے کی تلقین کی گئی ہے اور خود آپ ﷺ بھی جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو اچھے اخلاق و کردار کی دعا مانگا کرتے تھے اور برے

اخلاق و کردار سے اللہ کی پناہ پکڑا کرتے تھے جیسا کہ مسلم شریف حدیث نمبر 771 کے اندر یہ بات مذکور ہے کہ جب آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو جو دعائیں پڑھا کرتے تھے اس میں سے ایک دعا کے اندر یہ بات ہوا کرتی تھی کہ ”**اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِيَخْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ**“ اے اللہ اچھے اخلاق و کردار کی طرف تو ہی رہنمائی کرتا ہے پس تو میری رہنمائی اچھے اخلاق و کردار کی طرف کر دے اور اے اللہ تو مجھ سے برے اخلاق و کردار کو دور کر دے کیونکہ تیرے سوا مجھ سے برے اخلاق و کردار کو کوئی دور نہیں کر سکتا۔ (مسلم: 771) دیکھا اور سنا میرے دوستو آپ نے کہ کس طرح سے آپ ﷺ اخلاق حسنہ کی دعا نماز میں کیا کرتے تھے اور شریعت میں اخلاق حسنہ کو اپنانے پر کتنا زور دیا گیا ہے مگر ہائے افسوس جس امت کے نبی اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے اور جس شریعت نے سب سے زیادہ اپنے ماننے والوں کو اخلاق حسنہ کو اپنانے کی تعلیم دی آج اسی شریعت کے ماننے والے لوگ سب سے زیادہ برے اخلاق والے ہو چکے ہیں، برے اخلاق و کردار آج مسلمانوں کی پہچان بن چکی ہے اور ہم مسلمانوں کی یہی بد اخلاقی سب سے بڑی وہ ہتھیار ہے جس کا سہارا لے کر دشمنان اسلام دین اسلام کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں اور انہیں وقتی طور پر کامیابی بھی مل جاتی ہے کیونکہ اہل کفر و ضلال تو اسلام و قرآن کو ڈائریکٹ بلا واسطہ نہیں پڑھتے بلکہ وہ تو صرف مسلمانوں کے اخلاق و کردار، عادات و اطوار کو دیکھتے ہیں اور جیسا مسلمانوں کے اخلاق و کردار کو دیکھتے ہیں ویسا ہی اسلام کو بھی سمجھتے ہیں، اسی لئے میرے دوستو میری یہ بات یاد رکھ لیں اگر ہم اپنے ملک میں چین و سکون سے رہنا چاہتے ہیں اور ہمارے ہندو بھائیوں کے دلوں سے بغض و عداوت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو اپنے اخلاق کو بدلیں، پہلے ہم سب اپنے اپنے اخلاق و کردار کو بدلیں اللہ ہماری حالتوں کو بدل دے گا۔

میرے دوستو! جن عملوں کی وجہ سے ایک انسان کے عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے اس میں تیسری بات جو حدیث میں بیان کی گئی ہے وہ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے، اسلام میں پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کی بار بار تاکید کی گئی ہے بلکہ حبیب کائنات ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ مجھے جبرئیل امین پڑوسیوں کے ساتھ بار بار حسن سلوک کی اتنی زیادہ تاکید کرنے لگے کہ میں سمجھا کہیں ایسا نہ ہو کہ پڑوسیوں کو بھی وراثت میں حق دے دیا جائے (بخاری: 6015) اسی پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کو ایمان کے ساتھ جوڑتے ہوئے حبیب کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جو انسان اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے، اس کی عزت کرے اور کسی پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ (بخاری: 6018، 6019) پڑوسی کو تکلیف دینا تو اتنا خطرناک ہے کہ آپ ﷺ نے اسے ایمان کے لئے خطرہ قرار دیتے ہوئے فرمایا ”**وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ**“ کہ اللہ کی قسم وہ انسان مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ انسان مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ انسان مومن نہیں ”**الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقِهِ**“ جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (بخاری: 6016) پڑوسیوں کو تکلیف دینے والے انسان کا صرف ایمان ہی خطرے میں نہیں

ہوتا بلکہ ایسے انسان کا پہلے پہل جنت میں جانا بھی ناممکن ہے جیسا کہ محبوب خدا ﷺ نے فرمایا ”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ“ کہ ایسا انسان جنت میں نہیں جائے گا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (مسلم: 46) اللہ کی پناہ۔ تو میرے دوستو! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو لمبی عمر ملے تو پھر آپ اچھے اخلاق و کردار کو اپنائیں اور اپنے اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا کریں۔

(8) دعا:

جن عملوں کی وجہ سے ایک انسان کی عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے اس میں آٹھویں چیز دعا ہے اور دعا یہ تو مومن کا ہتھیار ہے اور ایک ایسا نادیدہ خزانہ ہے جس کو اپنا کر کبھی کوئی مایوس نہ ہوا، رب کریم کی شان یہ ہے کہ وہ اٹھے ہوئے ہاتھ کو خالی نہیں لوٹاتا ہے اگر کوئی انسان اپنے رب سے اپنی لمبی عمر کے لئے دعا کرے یا کوئی انسان کسی کو لمبی عمر کی دعا دے اور اگر دعا قبول ہو گئی تو اسے لمبی عمر مل سکتی ہے کیونکہ دعا ایک ایسی چیز ہے جو تقدیر کو بھی پلٹ دیتی ہے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے ”لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ“ کہ دعا ایک ایسی چیز ہے جو تقدیر کو بھی پلٹ دیتی ہے۔ (ترمذی: 2139 اسنادہ حسن) دعا سے لمبی عمر ملنے کی سب سے بڑی دلیل غلام مصطفیٰ ﷺ سیدنا انسؓ ہیں جن کو ان والدہ حبیبہ کائنات ﷺ کے پاس لاتی ہیں اور یہ کہتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ آپ کے لئے ایک چھوٹا سا خادم ہے، اس کے حق میں دعا کر دیجئے تو آپ ﷺ نے دعا کی کہ ”اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَاَطْلِ عُمُرَهُ وَاعْفِرْ ذَنْبَهُ“ اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں زیادتی عطا کر اور اس کی عمر کو لمبی کر دے اور اس کو بخش دے۔ (الصحيحہ: 2541) بلا شک و شبہ آپ ﷺ کی یہ دعا قبول ہوئی اور سیدنا انسؓ کے مال و اولاد میں برکت بھی ہوئی اور ان کو لمبی عمر بھی ملی جیسا کہ سیدنا انسؓ خود بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی دعا سے میرا مال بھی بہت زیادہ ہو گیا لوگوں کے باغوں میں سال میں ایک مرتبہ پھل آتا تھا اور میرے باغ میں سال میں دو مرتبہ پھل آتا تھا اور اولاد میں بھی خوب برکت ہوئی 100 سے زیادہ بیٹے اور پوتے ملے اور مجھے لمبی عمر بھی ملی چنانچہ انہوں نے کم و بیش 103 سال کی عمر پائی اور 91ھ میں شہر بصرہ کے اندر سب سے آخر میں فوت ہونے والے صحابی یہی تھے، تو میرے دوستو! اگر آپ لمبی عمر چاہتے ہیں تو پھر رب سے دعائیں کیا کریں۔

برادران اسلام! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو لمبی زندگی ملے تو پھر ان تمام اعمال کو بجالائیں جس کی وجہ سے ایک انسان کی عمروں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے مگر یہ بات یاد رکھ لیں کہ آپ گرچہ 100 سال کی عمر ہی کیوں نہ پالیں مگر ایک نہ ایک دن آپ کو اس دنیا سے رخصت ہونا ہی ہونا ہے، آئیے اس حقیقت کو ایک پیاری سی حدیث سے سمجھتے ہیں سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے ملک الموت کو سیدنا موسیٰ علیہ الصلاہ والسلام کے پاس ان کی روح کو قبض کرنے کے لئے بھیجا تو سیدنا موسیٰ علیہ الصلاہ والسلام نے ملک الموت کو ایسا تھپڑ رسید کیا کہ ان کی ایک آنکھ ہی پھوڑ دی، چنانچہ ملک الموت کافرشتہ رب کے حضور آیا اور کہا کہ اے رب العالمین

”أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ“ تو نے مجھے ایک ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنا ہی نہیں چاہتا ہے، فرشتے کی یہ بات سن کر رب العزت نے فرشتے کی آنکھ واپس لوٹا دی اور پھر ان سے یہ کہا کہ ”ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَنْ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ“ پھر سے موسیٰ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ ایک بیل کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ رکھے، پھر جتنے بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے ان میں سے ہر ہر بال کے بدلے ان کو ایک اور سال عطا کی جائے گی، چنانچہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اللہ سے پوچھا کہ ”أَيُّ رَبِّ تُمْ مَادَا“ اے میرے رب اس کے بعد کیا ہوگا؟ تو رب العزت نے کہا ”تُمْ الْمَوْتُ“ کہ اس کے بعد پھر بھی موت ہے اور مرنا ہی ہے، یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا کہ جب اتنے سالوں کے بعد بھی مرنا ہے تو پھر ”فَالآنَ“ مجھے ابھی موت چاہئے۔ (بخاری: 3407، مسلم: 2372) تو دیکھا میرے دوستو آپ نے کہ انسان اگر ہزار برس بھی اس دنیا میں جی لے پھر بھی اسے ایک نہ ایک دن مرنا ہے اسی لئے اپنی موت و آخرت کو یاد رکھو اور اپنی آخرت کے لئے توشہ جمع کر لو کیونکہ آج نہیں تو کل ہم سب کو اس دار فانی سے دار البقاء کی طرف کوچ کر جانا ہے اسی لئے رب العزت کا یہ فرمان ہمیشہ یاد رکھو کہ ”وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى“ اور آخرت ہی بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ (الاعلیٰ: 17)

اب آخر میں رب العزت سے دعا گو ہوں کہ الہ العالمین ہم سب کو نیک سمجھ عطا فرمائے اور اپنی آخرت کے لئے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

نوٹ: اس مضمون کے مواد کو ہم نے عربی کی دو کتابوں سے اخذ کیا ہے، اہل علم اور عربی کا ذوق و شوق رکھنے والے اگر چاہے تو انٹرنیٹ سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں یا پھر ہم سے رابطہ کریں:

1- کیف تطیل عمرک: از محمد بن ابراہیم النعیم

2- کیف تطیل عمرک: از دکتور عبدالسلام بن محمد الشویعر

مرتب

ابو معاویہ شارب بن شاكر السلفی

امام و خطیب مرکزی مسجد اہل حدیث۔ فتح دروازہ۔ آدونی

ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔ آدونی۔ کرنول ضلع۔ آندھرا پردیش

Sharibsalafi9885@gmail.com

9885294745